رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل
اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ — الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ عہ — ششماہی ۸ — سہ ماہی ۳

THE DAILY AL FAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۰ صفر ۱۳۵۶ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲ مئی ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۰۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ اپریل - خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مقامی امیر نے پڑھا۔ جس میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے اور اموال و اولاد کے بارہ میں اسلامی ہدایات کو ملحوظ رکھنے کی احباب جماعت کو تلقین کی۔

افسوس میر مہدی حسین صاحب مالک احمدیہ فرنیچر سٹور دہلی ۲۹ اپریل وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحوم کی نعش آج بذریعہ لاری قادیان پہنچی حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ آپ سلسلہ کے نہایت جوشیلے اور مخلص کارکن تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہزاروں چیزیں نیست سے ہست ہو رہی ہیں

"دُنیا میں ہزاروں چیزیں نیست سے ہست ہو رہی ہیں مثلاً ایک دھات جو بالکل نیست ہو جاتی اور مر جاتی ہے وہ شہد اور سہاگہ اور گھی میں جوش دینے سے پھر زندہ ہو جاتی ہے۔ کسی نے پنجابی میں کہا ہے "شہد سہاگہ۔ گھی۔ سوتی دھات دا ایہو جی" یعنی شہد سہاگہ اور گھی جو ہے۔ مری ہوئی دھات کی یہی جان ہے۔ اور اسرارِ قدرتِ الٰہی میں سے ایک یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ جب ایک مکھی کو پتھر یا سوٹے سے مارا جائے۔ اور وہ بظاہر بالکل مر جائے۔ مگر ابھی تازہ ہو۔ تو اگر اس کے سر کو گوبر میں دبایا جائے۔ تو چند منٹ میں وہ زندہ ہو کر بھاگ جاتی ہے۔ مکھی بھی اگر پانی میں مر جاتے۔ تو وہ بھی زندہ ہو کر پرواز کر جاتی ہے۔ اور بعض جانور۔ جیسے زنبور اور دوسرے حشرات الارض سخت سردی کے ایام میں مر جاتے ہیں۔ اور زمین میں یا دیواروں کے سوراخوں میں چھپے رہتے ہیں۔ اور جب گرمی کا موسم آتا ہے۔ تو پھر زندہ ہو جاتے ہیں۔ ان اسرار کو بجز خدا تعالیٰ کے کون سمجھ سکتا ہے ایسا ہی بعض نباتی اور معدنی چیزیں علیحدہ علیحدہ ہونے کی حالت میں تو ایک خاصیت نہیں رکھتیں۔ مگر ترکیب کے بعد ان میں ایک نئی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً شورہ اور گندھک اور کوئلہ ایک خاص ترکیب سے بارود بن جاتا ہے۔ اور اگر چاہیں۔ کہ صرف شورہ یا صرف گندھک یا صرف کوئلہ سے بارود بنایا جائے۔ تو یہ غیر ممکن ہوتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ترکیب سے ایک نئی چیز پیدا ہو سکتی ہے۔ اور شائد اسی بنا پر کیمیا کے طالب سونا اور چاندی بنانے کے سودا میں لگے رہتے ہیں۔ مگر کوئی کیمیا ایسی نہیں۔ جیسا کہ خدا کی محبت اور خدا کی طرف ایسا جھکنا جیسا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا

(۱) ڈاکٹر عبد الغنی صاحب زنجیاری کو سائیکل سے گر کر سینہ میں سخت چوٹ لگی ہے نیز ان کی دو لڑکیاں بعارضہ خسرہ و تپ بیمار ہیں۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کا لڑکا مرزا احمد شفیع بعارضہ درد نقرس بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار منور احمد قادیان (۳) ۳ مئی سے السنہ مشرقیہ کے امتحانات شروع ہونے والے ہیں۔ کئی احمدی طلباء مولوی فاضل کا اور بعض منشی فاضل کا امتحان دیں گے۔ احباب سب کی کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الغفار ڈار جامعہ (۴) میرا امتحان شروع ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد اشرف سٹوڈنٹ میڈیکل کالج لاہور (۵) میں سینٹری انسپکٹر کا امتحان دے رہا ہوں۔ دوست دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ کامیاب کرے خاکسار ذکاء اللہ خان لاہور (۶) بیٹے اسال امتحان ایف اے فائنل دیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں خاکسار محمد لیسین لکھنؤ

اعلانات نکاح

(۱) ۱۷ اپریل میاں محمد امیر صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے مظفر خان صاحب ولد جعفر خان صاحب خرم گجر کا نکاح مسماۃ سرور جان صاحبہ بنت میاں جان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ سو روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ خاکسار ظہیر احمدیہ راولپنڈی (۲) ۲ اپریل حافظ فضل دین صاحب اوان ابن مستری قطب الدین صاحب مرحوم کا نکاح سکینہ بیگم بنت مستری امام الدین صاحب سے دو صد روپے مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا خدا تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار محمد اعظم بوتالوی مولوی فاضل (۳) منشی حسن خانصاحب مدرس مٹھہ ٹوانہ ضلع سرگودھا کا نکاح مسماۃ عزیز بیگم بنت منشی رحمت علی صاحب پوسٹ مین رینالہ خورد کے ساتھ ۲۱ اپریل بعوض مبلغ ۴۰۰ روپے مہر خاکسار نے پڑھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے موجب رحمت و برکت بنائے۔ خاکسار محمد عبد اللہ گورنمنٹ سکول رینالہ خورد (۴) خاکسار کے برادر خورد محمد اکمل ولد حافظ محمد حسین صاحب مرحوم کا نکاح شریف النساء بیگم بنت حکیم محمد عبد اللہ صاحب مرحوم سکنہ ماچھی واڑہ ضلع لدھیانہ سے مبلغ پانصد روپیہ مہر پر ۱۳ اپریل حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے بابرکت فرمائے خاکسار محمد احسن قریشی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

ولادت

خاکسار کے ہاں جنگال والی اہلیہ سے ۳ اپریل لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ عمر دراز کرے اور خادم دین بنائے۔ خاکسار قریشی محمد حنیف قمر کنڈرا پاڑا

دعائے مغفرت

(۱) عبد الغنی خان صاحب کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار عبد المجید خان ویرووال ضلع امرتسر (۲) میری اہلیہ مسماۃ اشرف النساء ۲۴ اپریل کو بعمر ۶۵ برس فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت مخلصہ تھیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد امیر ڈیبروگڑھ آسام (۳) ۱۶ اپریل رسالدار حاکم علی خان صاحب کی پوتی بعمر ۱۷ سال فوت ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار اصغر علی خان قادیان (۴) میری ساس صاحبہ کا جو کہ موضع ناروال

ڈیرہ غازیخاں میں احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی

ہماری خوش قسمتی سے گزشتہ ڈیڑھ دو ہفتوں سے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بسلسلہ تعلیم و تبلیغ یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں چودہری محمد شریف صاحب مولوی فاضل بھی ضلع ہذا کے لئے مرکز سے تبلیغ کرنے کے لئے مبلغ و واعظ مقرر ہو کر ہمارے درمیان موجود ہیں۔ قریباً ہر رات کسی نہ کسی محلہ میں تبلیغی لیکچر کرائے جاتے ہیں۔ اس وقت تک شہر میں چھ سات لیکچر مختلف محلوں میں کرائے جا چکے ہیں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی بصیرت افروز تقریروں سے لوگوں پر نیک اثر پڑنے کی وجہ سے علماء سو کے طبقہ میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ غیر احمدی سمجھدار لوگوں سے زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر اس قسم کا سلسلہ تقاریر ہماری طرف سے کچھ زیادہ عرصہ تک شہر میں جاری رہا۔ تو پبلک پر حق آشکارا ہو جائے گا۔ افسوس ہے تو اس بات کا کہ ملاؤں کے کہے سننے پر لوگ اب تک احمدیت اور دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق دلائل سننے سے گریز کر رہے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ سے ایک گونہ الگ تھلگ رہنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ شہر ڈیرہ غازیخاں سے چار میل کے فاصلہ پر بلوچ قوم کے ایک نوجوان نواحمدی دوست کی درخواست پر ۲۶ اپریل کی شام کو مولانا راجیکی صاحب معہ چودہری محمد شریف صاحب اور جماعت مقامی کے کئی دوستوں کے وہاں تشریف لے گئے۔ اس دوست نے ہمارے وہاں پہنچنے پر پچاس ساٹھ بلوچوں کو دور و قریب سے مدعو کیا ہوا تھا۔ رات چاندنی تھی۔ فاضل راجیکی نے نہایت عام فہم اور سادہ مگر پُر شوکت الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی۔ اور از روئے قرآن و حدیث حضرت اقدس کے دعاوی کو سچا ثابت کیا۔ اور ان نشانات کا ذکر کیا۔ جو زمین و آسمان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق میں اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرمائے۔ اس موقعہ پر شہر ڈیرہ غازیخان کا قاضی اور دیگر دو مولوی معہ ایک جماعت کے وہیں رات کو دس بجے آئے۔ ان کو ایک گھنٹہ تک اعتراضات کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ جن کے جواب میں جناب مولانا راجیکی صاحب نے نہایت مدلل اور برجستہ تقریر فرمائی۔ اور ان کے اعتراضات کی دھجیاں اڑائیں۔ اگرچہ اس کے بعد ہم نے جلسہ بند کر دیا۔ مگر سوال و جواب کا سلسلہ رات کے چار بجے تک جاری رہا۔ جس میں ہماری طرف سے مولوی محمد شریف صاحب نے قرآن و احادیث و اقوال بزرگان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دعاوی پر خوب روشنی ڈالی۔ اور مخالفین کی ہر ایک بات اور اعتراض کا رد کیا۔ اس موقعہ پر مخالف مولویوں نے نہایت بد تہذیبی کا نمونہ دکھلایا۔ جس پر خود ان کی جماعت کے آدمی بھی بار بار ان کو روکتے اور ٹوکتے رہے۔ الحمد للہ کہ دوسری صبح کو اس نواحمدی دوست کی بیوی اور دیگر خویش و اقارب سے پانچ آدمیوں نے بیعت کر لی۔ نامہ نگار

بجٹ کو پورا کرنے کی ذمہ داری

جو جماعتیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خواہش کے مطابق مندرجہ بالا ذمہ داری لینے کو تیار ہوں۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ وہ اپنے بجٹ کو بہر حال پورا کریں گی۔ اور نہ دینے والوں کی رقم کو بھی ادا کریں گی۔ وہ اس امر کی اطلاع فوراً نظارت بیت المال میں ارسال فرمائیں۔

واضح ہو کہ اس قسم کی ذمہ داری لینے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ جو دوست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور علم طب

(۳)

اشاعت گذشتہ کے سلسلہ میں وہ نسخہ جات درج کرتے ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود تجویز فرمائے ہیں۔ احمدی اطباء اور احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ حسب ضرورت ان نسخہ جات سے فائدہ اٹھائیں

۱۴ - الف - نسخہ برائے حفظ ماتقدم طاعون

کافور	کونین	جدوار خالص
ایک گرین	۲ گرین	۳ گرین

یہ ایک گولی کا وزن ہے۔ ایسی بہت سی گولیاں تیار کر کے ایک گولی روزانہ ایام طاعون میں استعمال کی جائے۔ بسفوف کی صورت میں بھی یہ دوا استعمال کی جا سکتی ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز اگست ۱۹۰۲ء)

ب - حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو ایک مکتوب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"طبی تحقیق سے خسرہ اور چیچک کا مادہ اور طاعون کا مادہ ایک ہی ہے۔ آپ تین تین چار چار رتی جدوار رگڑ کر کھاتے رہیں۔ کہ دس مادہ اور طاعون کے مادہ کا یہ تریاق ہے"

(مکتوبات احمدیہ - جلد پنجم نمبر ۴ - صفحہ ۸۹)

۱۵ - الف - علاج طاعون

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک دفعہ حکیم دوست محمد صاحب کو لکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام طاعون کے مریضوں کو جدوار۔ کافور کی گولیاں سرکہ میں بنا کر لسی کے ساتھ یا کیمفر کو۔ اور سپرٹ کلوروفارم کے ساتھ کھلاتے ہیں۔ اور دار چکنا کو پانی میں حل کر کے اس میں کپڑا بھگو کر گلٹی پر رکھنا چاہیئے۔ (رسالہ حکیم حاذق ماہ مارچ ۱۹۲۸ء - صفحہ ۵)

ب - ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دوائی "تریاق الٰہی" نام طاعون کے لئے تیار فرمائی جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا۔ کہ یہ دوائی حسب الہام الٰہی تیار ہوئی ہے۔ اس دوائی کے استعمال کا طریق آپ نے حسب ذیل بتایا:-

"اول بقدر فلفل گرد کھانا شروع کریں۔ اور پھر حسب برداشت مزاج بڑھاتے جائیں۔ اور ڈیڑھ ماشہ تک بڑھا سکتے ہیں۔ اور بچوں کے لئے جن کی عمر دس برس سے کم ہے۔ ایک یا ڈیڑھ رتی تک دی جا سکتی ہے۔ اور طاعون سے محفوظ رہنے کے لئے جب یہ دوا کھائیں۔ تو مفصلہ ذیل دواؤں کے ساتھ اس کو کھانا چاہیئے۔ کیمفر کو ۱۵ قطرہ وائینم اپیکاک ۹ قطرہ۔ سپرٹ کلوروفارم ۱۵ قطرہ عرق کیوڑہ ۵ - تولہ۔ عرق سلطان الاشجار یعنی سرس ۵ - تولہ۔ باہم ملا کر اور تین چار تولہ پانی ڈال کر گولی کھانے کے بعد پی لیں۔ اور یہ خوراک اول حالت میں ہے ورنہ حسب برداشت کیمفر کو ساٹھ بوند تک اور وائینم اپیکاک چالیس بوند تک اور سپرٹ کلوروفارم ساٹھ بوند تک اور عرق کیوڑہ بیس تولہ تک اور عرق سرس یعنی سلطان الاشجار پچیس تولہ تک۔ ہر ایک شخص استعمال کر سکتا ہے۔ بلکہ مناسب ہے۔ کہ وزن بیان کردہ کے اندر اندر حسب تجربہ تحمل طبیعت ان ادویہ کو بڑھاتے جائیں۔ تا پورا وزن ہو کر جلد طبیعت میں اثر کرے۔ مگر بچوں میں بلحاظ عمر کے کم مقدار دینا چاہیئے۔ اور اگر تریاق الٰہی میسّر نہ آسکے۔ تو پھر عمدہ جدوار کو سرکہ میں پیس کر بقدر سات رتی بڑوں کے لئے اور بقدر دو دو رتی چھوٹوں کے لئے گولیاں بنا لیں۔ اور اس دوا کے ساتھ صبح و شام کھائیں"

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۴۸)

تریاق الٰہی کا نسخہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کسی کتاب میں تحریر نہیں فرمایا۔ اور نہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے کسی کو اس نسخہ کے تمام اجزا کا صحیح صحیح علم ہے۔ بلکہ سنا جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو اس نسخہ کے اظہار کی اجازت ہی نہیں ملی۔ اس لئے اب حفظ ماتقدم طاعون کے لئے یہی صورت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق طاعونی ایام میں عمدہ جدوار سرکہ میں پیس کر بڑی عمر کے آدمی سات سات رتی۔ اور بچے دو دو رتی صبح و شام کیمفر کو۔ اور وائینم اپیکاک وغیرہ کے مرکب کے ساتھ جس کا نسخہ اوپر درج کیا جا چکا ہے۔ استعمال کرتے رہیں۔

"تریاق الٰہی" کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "مرہم عیسیٰ" بھی تیار فرمائی تھی۔ اور اس کی تعریف میں یہ لکھا تھا۔ کہ "یہ مرہم طاعون کے لئے بھی نہایت درجہ مفید ہے۔ بلکہ طاعون کی تمام قسموں کے لئے فائدہ مند ہے۔ مناسب ہے۔ کہ جب نعوذ باللہ بیماری طاعون نمودار ہو۔ تو فی الفور اس مرہم کو لگانا شروع کر دیں۔ کہ یہ مادہ سمی کی مدافعت کرتی ہے۔ اور پھنسی یا پھوڑے کو تیار کر کے ایسے طور سے پھوڑ دیتی ہے۔ کہ اس کی سمیت دل کی طرف رجوع نہیں کرتی۔ اور نہ بدن میں پھیلتی ہے" (تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۵۹)

اب ذیل میں اس مرہم کا نسخہ بھی درج کیا جاتا ہے

نسخہ مرہم عیسیٰ

موم سفید - رالیتج - جاؤشیر - زنگار (قنہ دیہ برزہ)

چار درم - چار درم - ۲ درم - ۲ درم - ۲ درم

مُرصاف - مرتک - اشق - زراوند طویل

۲ درم - ۲ درم - ۷ درم - ۳ درم

لوبان - مقل ازرق (گوگل) - مرداسنگ

۳ درم - ۴ درم - ۴½ درم

ترکیب - جو ادویہ پیسنے کے لائق ہوں۔ وہ پیس لیں۔ اور گوگل کو سرکہ میں حل کر لیں۔ اور جو گلنے کے لائق ہوں۔ انہیں اگر موسم سرما ہو تو ڈیڑھ رطل زیتون کے تیل میں اور اگر موسم گرما ہو۔ تو ایک رطل روغن زیتون میں گرم کر کے گلا لیں۔ اور پھر سب دواؤں کو ملا دیں۔ جب مرہم کا قوام ہو جائے۔ تو اتار کر حفاظت سے رکھیں۔

(قرابادین قادری صفحہ ۵۰۸)

طاعون کے متعلق ایک حیرت انگیز انکشاف

ج - علاج طاعون کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور عظیم الشان انکشاف جو دنیا پر فرمایا ہے۔ اور جس کی طرف اگر حکومت توجہ کرے۔ تو وہ اس مرض کا بخوبی استیصال کر سکتی ہے۔ وہ ہے جس کا ذکر حضور نے اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء میں بالفاظ ذیل فرمایا:-

"واضح رہے۔ کہ اس مرض (طاعون) کی اصل حقیقت ابھی تک کامل طور پر معلوم نہیں ہوئی۔ اس لئے اس کی تدابیر اور معالجات میں ابھی تک کوئی کامیابی معلوم نہیں ہوئی۔ مجھے ایک روحانی طریق سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس مرض۔ اور مرض خارش کا مادہ ایک ہی ہے۔ اور میں گمان کرتا ہوں۔ کہ غالباً یہ بات صحیح ہوگی۔ کیونکہ مرض جرب یعنی خارش میں ایسی دوائیں مفید پڑتی ہیں۔ جن میں کچھ پارہ کا جزو ہو۔ یا گندھک کی آمیزش ہو۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس قسم کی دوائیں اس مرض کے لئے بھی مفید ہو سکیں۔ اور جبکہ دونوں مرضوں کا مادہ ایک ہے۔ تو کچھ تعجب نہیں۔ کہ خارش کے پیدا ہونے سے اس مرض میں کمی پیدا ہو جائے۔ یہ روحانی قواعد کا ایک راز ہے۔ جس سے میں نے فائدہ اٹھایا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر تجربہ کرنے والے اس امر کی طرف توجہ کریں۔ اور ٹیکا لگانے والوں کی طرح بطور حفظ ماتقدم ایسے ملک کے لوگوں میں جو خطرہ طاعون میں ہوں۔ خارش کی مرض پھیلا دیں تو میرے گمان میں ہے۔ کہ وہ مادہ اس راہ سے تحلیل پا جائے۔ اور طاعون سے امن رہے۔ مگر حکومت اور ڈاکٹروں کی توجہ بھی خدا تعالےٰ کے ارادہ پر موقوف ہے۔ میں نے محض ہمدردی کی راہ سے اس امر کو لکھ دیا ہے۔ کیونکہ میرے دل میں یہ خیال ایسے زور کے ساتھ پیدا ہوا جس کو میں روک نہیں سکا۔"

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۶۲)

د۔ ایک دفعہ قادیان میں طاعون کے کچھ کیس ہوئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو جو ان دنوں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ تحریر فرمایا۔

"مدرسہ کی صفائی کا بندوبست چاہیئے انگیٹھی سے تپایا جائے۔ گندھک کی دھونی دی جائے۔ فینائل چھڑکی جائے۔ خدا تعالےٰ فتنہ سے بچائے۔"

(ذکر حبیب ص ۲۴۰)

۱۶۔ مرض اٹھرا کا علاج

مندرجہ ذیل نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نہایت مجرب ہے جنین جب کبھی قبل تکمیل خلقت ساقط ہو جاتا ہے۔ اور عورتوں کو سقوط حمل کی مرض ٹھہر جاتی ہے۔ اور رحم کی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ تو ان گولیوں کے استعمال سے بہت ہی نفع ہوتا ہے اگر اوائل حمل میں ان گولیوں کو کھانا شروع کر دیا جائے۔ تو صریح فائدہ محسوس ہوتا ہے۔ اور بچہ ساقط ہونے سے محفوظ رہتا اور حمل اپنے طبعی وقت کو پہنچتا ہے۔

فرائی ایمونیا سائٹراس		جدوار اصیل
۳ ماشہ		۳ ماشہ
مشک خالص		حب بقدر دو رتی صبح و شام
۶ ماشہ		چھ ماہ تک کھلائیں۔

نیز جن عورتوں کو سقوط حمل کی مرض ٹھہر جائے۔ ان سے بعد سقوط حمل چھ یا ۹ ماہ تک مقاربت سے پرہیز کرنا لازمی ہے۔ اس کے بعد جب حمل ہو جائے تو ان گولیوں کے استعمال سے یہ مرض عورتوں کو انشاء اللہ کبھی نہ ہوگا۔

(رسالہ حکیم حاذق جنوری ۱۹۲۶ء صفحہ ۲۹)

۱۷۔ سفوف کافور برائے تپ دق

طباشیر	نشاستہ	صمغ عربی
۲ ماشہ	۲ ماشہ	ماشہ
کتیرا	گلسرخ	رب السوس
۲ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ
مغز خیارین	مغز کدو	تخم خرفہ
۶ ماشہ	۶ ماشہ	۴ ماشہ
کافور	زعفران	خوراک ایک ماشہ
ماشہ	½ ماشہ	

(حکیم حاذق بابت ماہ اکتوبر و نومبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۱)

۱۸۔ قرص کافور مجوزہ حضرت مسیح موعود برائے تپ دق

مغز خیارین	مغز خربوزہ	مغز کدو
۱۰ تولہ	۱۰ تولہ	۱۰ تولہ
مغز بہیدانہ	گلسرخ	رب السوس
۱۰ تولہ	۱۰ ماشہ	۱۰ ماشہ
طباشیر	صمغ عربی	کتیرا
۱۰ ماشہ	۷ ماشہ	۷ ماشہ
صندل سفید		
۷۰ ماشہ		
تخم کاہو	کافور	زعفران
۳۰ ماشہ	۲ ماشہ	۴ رتی

اس کے قرص بنائیں اور صبح و شام دیں

(اصل بیاض نور الدین حصہ اول صفحہ ۱۳۲)

۱۹۔ ہیضہ

انار دانہ	کشنیز	پودینہ	سونٹھ
۱ تولہ	تولہ	تولہ	تولہ
جائفل	چائے	الائچی کلاں	
ایک دانہ	تولہ	تولہ	

جوش دے کر قہوہ تیار کریں۔ اور مازو کا سفوف علیحدہ ۳ ماشہ پھانک کر قہوہ شیر گرم۔ شیرینی یا نمک ملا کر پیتے رہیں

(حکیم حاذق اپریل ۱۹۲۶ء صفحہ ۴۵)

ب۔ آئینہ کمالات اسلام میں جو نسخہ حضور نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ جدوار اصیل کے ساتھ زرنباد مشک اور زنجبیل کا قلیل حصہ ملا کر تیز آب برگ گرد اور آب قاقلہ سفید اور آب پودینہ اور آب بادیان کے ساتھ دینا ہیضہ ربائی کو باذن اللہ بہت ہی مفید ہے وہ بھی نہایت نادر اور عجیب نسخہ ہے۔

۲۰۔ ضعف دل

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ میرا دل دھڑکتا اور گھٹتا ہے۔ پیشاب بار بار آتا ہے۔ رات کو نیند نہیں آتی۔ ہاتھ پاؤں سرد رہتے ہیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسب ذیل نسخہ تجویز فرمایا۔

کونین	فرلسی	جائفل	زنجبیل
ایک رتی	۲ رتی	ایک رتی	ایک رتی

ہمراہ عرق کیوڑہ ۲ تولہ

یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی دو خوراکیں صبح و شام استعمال کی جائیں۔ خواہ گولیوں کی صورت میں خواہ سفوف کی صورت میں (ذکر حبیب صفحہ ۳۵۱)

۲۱۔ بخار

ا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو ایک دفعہ بخار ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسب ذیل نسخہ لکھا

گلو تازہ	چرائتہ
۲ تولہ	۲ تولہ

پانچ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب آدھا سیر رہ جائے۔ تو کسی گلی برتن میں جو نیا ہو رکھ چھوڑیں۔ اور ہر روز پانچ تولہ ہمراہ عرق بید ۱ ماشہ اور ست گلو ۲ ماشہ پی لیا کریں۔ (ذکر حبیب صفحہ ۳۶۵)

ب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنی تصنیف "ذکر حبیب" میں لکھتے ہیں۔

"۱۹۰۴ء میں جبکہ عاجز تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا ہیڈ ماسٹر تھا۔ اور مقدمہ کرم دین کے سبب سفر گورداسپور میں اکثر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔ ان ایام میں گورداسپور میں مجھے ہلکا ہلکا بخار ہونے لگا۔ جو قریباً ہر وقت رہتا۔ اور مقدمہ کے بعد قادیان میں جب اس بخار کا سلسلہ زیادہ شروع ہو گیا تو میں مدرسہ کے کام کی طرف بہت کم توجہ کر سکتا تھا۔ اور اکثر مکان پر رہتا۔ اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب (خلیفہ اول رضی اللہ عنہ) کے زیر علاج تھا۔ مگر جب ان کے علاج سے فائدہ نہ ہوا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی دوائیں دینی شروع کیں۔ اور بالآخر جس دوائی سے فائدہ ہوا۔ وہ ایک گولی تھی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے ہاتھ سے روزانہ بنا کر مجھے بھیجا کرتے۔ اور باوجود میرے اصرار کے کہ مجھے نسخہ بتا دیا جائے نسخہ نہ بتاتے تھے۔ بلکہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں خود ہی بنا کر بھیج دیا کروں گا اور میں لینے کے واسطے اصرار اس واسطے کرتا تھا کہ روزانہ حضرت صاحب کو گولی کے تیار کرنے کی تکلیف نہ ہو۔ اور آپ کا قیمتی وقت میرے لئے خرچ نہ ہو۔ بلکہ اہم دینی کاموں میں صرف ہو۔ لیکن حضور از راہ عنایت روزانہ خود ہی گولی بنا کر بھیجتے۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ اس میں بھنگ دھتورا۔ کونین کافور اور اس قسم کی دیگر ادویہ تھیں جو اب حب جدید کے نام سے مشہور گولیاں قادیان کے دوائی فروشوں کے پاس ملتی ہیں۔"

(ذکر حبیب صفحہ ۲۳۶)

احباب کی سہولت کے لئے "حب جدید" کا نسخہ بھی درج ذیل کیا جاتا ہے۔

افیون	برگ بھنگ	جوز الماثل
ماشہ	۱۰ ماشہ	ماشہ
کونین	کافور	بحرق سم الفار
ماشہ	ماشہ	۱۲ بوند

حب بقدر نخود صبح و شام

(اصل بیاض نور الدین رح حصہ اول صفحہ ۱۱۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب کی ضرورت

دل چرا بندی درین دنیائے دوں — ناگہاں خواہی شدن زینجا بروں
از پئے دنیا بریدن از خدا — بس ہمیں باشد نشانِ اشقیاء
چوں شود بخشائش حق بر کسے — دل نمے ماند بدنیایش بسے

عامۃ الناس کی اصطلاح میں چند ایسے اصول اور قیود کے مجموعہ کا نام مذہب ہے۔ جن کے ماتحت کوئی گروہ زندگی بسر کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ مگر اصطلاح شریعت میں مذہب اس مسلک کا نام ہے۔ جس پر گامزن ہوکے انسان مخلّٰی عن الرذائل و محلّٰی بالفضائل ہوکر اخلاقِ اعلیٰ کی تمام منازل طے کرتا ہوا خدا تعالےٰ تک پہنچ سکے۔

مذہب کی ضرورت کا اس سے بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش سے اس زمانہ تک انبیاء و مرسلین کے برگزیدہ گروہ کے ذریعے اشرف المخلوقات کی روحانی زندگی کے بقا اور ارتقا کے لئے یہ سلسلہ جاری رکھا ہے۔ اور ایسا ہونا طبعی امر تھا۔ کہ نوعِ انسان کی جسمانی نشوونما اور ترقیات کے ساتھ ساتھ روحانی ترقیات کا سلسلہ بھی قائم رکھا جائے۔ ورنہ تخلیق عالم کی غرض و غایت نامکمل رہتی۔

آج باوجود مذہب سے بے اعتنائی اور عدم توجہی کے دنیا کی آبادی کا کثیر حصہ اپنے آپ کو کسی نہ کسی مذہب کی طرف منسوب کرنے پر مجبور نظر آتا ہے کیونکہ اب بھی ہر ایک مذہب میں کچھ نہ کچھ خوبیاں موجود ہیں۔ جو اپنے پیروؤں کو مبداء حقیقی اور قادر ازل کی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ ٹھیرتی ہیں۔ چنانچہ آزادی اور لامذہبیت کے مرکز سے John Burroughs جیسا انسان خدا تعالےٰ کی ہستی اور قدرت کے متعلق پکار اٹھتا ہے۔

"God is the fact of the fact, the life of the life, the soul of the soul, the incomprehensible, the sum of all contradictions, the unit of all diversity: he who knows Him knows Him only in part; he who is without him, is full of Him; turn your back on gravity, upon air, upon light. He cannot be seen by physical eyes; but by Him all seeing comes. He cannot be heard by physical ears, yet by Him all hearing comes. He is not a being in the ordinary, limited meaning of the words, yet apart from Him there is no being — there is nothing apart from him."

یعنی خدا تعالےٰ تمام صداقتوں کا سرچشمہ حی و قیوم۔ آفرینندہ ارواح عالم اور عقل و فہم انسانی سے بالا و برتر ہستی ہے وہ تمام اختلافات اور مشکلات کی واحد عقدہ کشا ہے۔ اور وہ گوناگوں تفاوات کون و مکان کا واحد حل ہے۔ جس نے اسے پہچانا جزوی طور پر پہچانا اور جو شخص اس کا منکر ہے وہی اس کا مظہر بھی ہے۔ کیا کوئی ہے جو دنیا کے نقطۂ مرکزی اور ہوا اور روشنی سے پیٹھ پھیر سکے۔ وہ ان مادی آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا مگر بصارت اور بصیرت کا منبع ہے۔ وہ عام مادی کانوں کو سنائی نہیں دیتا۔ مگر ہر نوع کی سماعت کا بخشندہ ہے۔ وہ ایسی ہستی نہیں جس کا مفہوم الفاظ میں محدود کیا جاسکے لیکن کائناتِ عالم کی ہستی اسی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور کوئی چیز نہیں جو اس سے علیحدہ ہو۔

اس وقت روئے زمین پر ہزاروں بلکہ لاکھوں نفوس ایسے موجود ہیں جن کے نزدیک نہ صرف بغیر کسی مذہب یا آسمانی صحیفہ کی اتباع کے مفید اور کامیاب زندگی بسر کی جاسکتی ہے بلکہ وہ مذہب کو اختلافات و نزاعات کا باعث اور امن عامہ میں خلل کا موجب تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ نظریہ سراسر عدم تدبر پر دال ہے۔ دنیا کا کوئی مذہب ایسا نہیں جس نے فتنہ و فساد کو روا رکھا ہو بلکہ عموماً ایسے حادثات کی تہ میں یا تو بین الاقوام انتقامی جذبات کام کر رہے ہوتے ہیں یا بعض نام نہاد نمائندگان مذہب کی غلط کاریاں اور بدخواہیاں مذہب کی بدنامی کا موجب بنتی ہیں۔ اگر مساجد کے نزدیک باجا بجنے یا گائے کے ذبح کئے جانے پر خون بہائے جارہے ہیں یا کبھی امریکہ میں نیگروز کو شدید ترین سزائیں دے کر جلایا جاتا ہے تو قرآن مجید یا وید یا عیسائیت کی تعلیم کو قطعاً ان جرائم کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بلکہ برعکس اس کے کتب مقدسہ کی تعلیم تو رواداری۔ امن پسندی۔ ہمدردی اور صلح جوئی کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر آج مذہب بدنام ہے تو محض ایسے ذلیل اور متعصب انسانوں کے وجود سے جو مذہب کی آڑ میں ذاتی اغراض کے حصول اور فتنہ بازی کو اپنا مشغلہ بنائے ہوئے ہیں۔ نہ یہ کہ مذہب فی نفسہٖ موجب فتنہ و فساد ہے۔ یورپ کے

فلسفی کہتے ہیں۔ کہ مذہب ایک اٹل اور مسلمہ صداقت پیش کرنے سے انسانی عقول کی ترقی اور سلسلہ دلائل کے لئے سدِّ راہ ہے۔ مگر یہ اعتراض مذہب پر مطلقاً عاید نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو عقل اور فہم اس لئے عطا کیا۔ کہ وہ حق اور باطل صحیح اور غلط امور میں امتیاز کرسکے۔ لہذا مذہب جب بنی نوع انسان کو بعض کام کرنے بعض نہ کرنے۔ بعض امور کو صحیح تسلیم کرنے اور بعض کو غلط سمجھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ تو ساتھ ہی نفی اور اثبات کے علل و وجوہ بھی پیش کرتا ہے جن پر غور و خوض کرنے سے ترقیات کے ابواب کھلتے ہیں۔ جہاں مذہب فلاح و بہبود انسانی کے لئے کچھ احکام پیش کرتا ہے وہاں یہ بھی کہتا ہے۔ ہر ایک بشر کو حق حاصل ہے کہ وہ احکام کی معقولیت یا غیر معقولیت کے متعلق فیصلہ کرسکے۔ پس مذہب کا پہلے ہی سے کسی صداقت کا پیش کرنا نہ صرف دماغی ترقی اور سلسلۂ دلائل میں کسی طرح بھی روک نہیں بنتا بلکہ انسان کو بے شمار لغو اور فضول تجارب میں الجھنے سے بچا کر صراط مستقیم پر قائم رکھتا ہے۔ آج کل مذہب سے انحرافات اور کنارہ کشی کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ لوگ اپنی پیدائش کی غرض و غایت بھول چکے ہیں۔ لذات دنیوی اور حظائظ نفسانی میں مخمور ہیں۔ مزاجوں میں آوارگی اور مطلق العنانی ہے۔ مگر ایسے لوگوں پر واضح رہے۔ کہ مذہب کی خوبیوں کا انکار اور مذہب کی حکومت سے بغاوت فطرتِ انسانی کے خلاف ہے۔ یہ مذہب ہی ہے جو غریب۔ بے کس و مظلوم کی ہمدردی پر آمادہ کرتا ہے۔ یہ مذہب ہی ہے جس کے طفیل انسان ہر قسم کے گناہ۔ بدی۔ شرارت اور فسق و فجور سے بچ سکتا ہے یہ مذہب ہی ہے۔ جس کے ذریعے اخلاق حسنہ اور اعمالِ صالحہ کی توفیق ملتی ہے۔ یہ مذہب ہی ہے جو شکوک اور توہمات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے سیلاب سے نکال کر یقین اور ایمان عطا کرتا ہے۔ اور یہ مذہب ہی ہے جو اس دنیا میں صلح و امن پسندی کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اخروی زندگی کے لئے راحت اور ابدی جنت کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔

پس اس وقت ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ایسے زندہ مذہب کے لئے جستجو کی جائے جو انسان کو نعمائے زمینی و آسمانی سے بہرہ یاب کر سکے۔ اگر آج وحدہٗ لاشریک خدا کے مذہب کا دور دورہ ہوتا تو حبشہ اور سپین میں کشت و خون اور قتل و غارت تک نوبت نہ پہنچتی۔ اور بہائم سیرت لوگوں کا مزاج اعتدال پر آجاتا۔

پس اے آوارگانِ دشتِ ضلالت یاد رکھو "انسان کی پیدائش کی اصل غرض یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری میں زندگی بسر کردے۔ اور اس کی محبت میں اس مقام تک پہونچے جو غیر کی محبت کو جلا دے۔ غرض جس کے لئے مذہب کو انسان کے لازم حال کیا گیا ہے۔ وہ غرض مفقود ہے۔ دل کی حقیقی پاکیزگی اور خدا تعالےٰ کی سچی محبت اور اس کی مخلوق کی ہمدردی اور حلم اور رحم اور انصاف اور فروتنی اور دوسرے تمام پاک اخلاق اور تقوے اور طہارت اور راستی جو ایک مذہب کی روح ہے۔ اس کی طرف اکثر انسانوں کو توجہ نہیں"

(حضرت مسیح موعودؑ)

پس مذہب کا انکار مذہب کی حقیقت سے ناواقفی کا موجب ہے ورنہ تخلیق و تکمیلِ انسانی کی غرض و غائت کے لئے سچے مذہب کی پیروی لازمی اور لابدی ہے۔

خاکسار

مرزا محمد حسین رکن مجلس انصار سلطان القلم

الفضل کا ہفتہ وار مکتوب جاپان

جاپان کے داخلی معاملات حاضرہ

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

کابینہ کیوں توڑی گئی

کوبے۔ ۱۸ اپریل۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) ہیاشی کابینہ کی تشکیل عمل میں آنے کے بعد جب پارلیمنٹ کے اجلاس دوبارہ شروع ہوئے۔ تو گورنمنٹ کے مدنظر کوئی ۸۰ بل تھے جن کو وہ ایوان سے پاس کرانا چاہتی تھی۔ اور ہیاشی کابینہ کی ترکیب ایسی تھی۔ کہ سیاسی گروہوں کا نمائندہ قصداً اور ارادتاً اس میں نہ لیا گیا تھا۔ لہٰذا کابینہ کو ایوان میں کسی پارٹی کی بھی مدد حاصل نہ تھی۔ ان حالات میں یہ لازمی تھا۔ کہ گورنمنٹ کو اپنے حسب منشاء قوانین ایوان سے منظور کرانے میں دقت پیش آتی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مگر تعجب یہ کہ سال آئندہ کا بجٹ بخیر و خوبی بغیر ترمیم کے پاس ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ قریباً ۳۹ بل اور بھی۔

مگر جب بات اس مرحلہ پر پہنچ گئی۔ تو نہ معلوم ایوان کے سامنے بل ہی ایسے آگئے۔ کہ دیانتداری سے اس نے یہ سمجھا۔ کہ ان پر وہ نسبتاً زیادہ غور کی ضرورت ہے۔ یا یہ کہ سیاسی پارٹیز کا نقطۂ نگاہ گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کرنے کے بارہ میں وہ نہ رہا جو بجٹ وغیرہ لابدی امور کی نسبت تھا۔ بہرحال ان بلوں پر بحث وغیرہ لمبی ہو گئی۔ اور وزیر بحری نے زور دیا۔ کہ ایسے ایوان کو قائم رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں جو ملک کے حالات کی نزاکت کو بھی نہیں دیکھتا۔ اور وزیر اعظم اور بعض اور وزراء نے وزیر بحری کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے شاہی اجازت حاصل کر کے ایوان عام کو توڑ دیا۔

حکومت کے خلاف ناراضی

ملک کی بڑی سیاسی پارٹیاں سے یوکائی Seiyukai اور من سیتو Minseito

دونوں گورنمنٹ کے اس سلوک پر بہت کچھ برافروختہ ہیں۔ جو اس نے ایوان عام سے کیا ہے۔ یہ پارٹیاں کہتی ہیں کہ حالات کی نزاکت کے احساس کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت دے سکتی تھیں۔ کہ اتنا بڑا بجٹ جتنا ملک کی تاریخ میں اب تک کبھی پیش نہ ہوا تھا انہوں نے بلا چون و چرا بغیر اس میں کوئی قابل ذکر کمی کرنے کے پاس کر دیا۔ اور ساتھ ہی پچاس کے قریب اور بھی ضروری بل پاس کر دئے۔ اور سب کچھ اس صورت میں کیا کہ وزیر اعظم ہیاشی نے جو معاملہ ان کے ساتھ کیا تھا۔ وہ سب کو معلوم تھا۔ مگر کیا اندھیر ہے۔ کہ الزام پھر بھی انہی کے سر تھوپا جاتا ہے۔ حالانکہ تمام کے تمام بل وقت کے اندر جو پاس نہ ہو سکے۔ تو اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ ایوان کے اجلاس شروع ہوتے ہی معمولی بات پر ایسی صورت حالات پیدا ہو گئی کہ کابینہ مستعفی ہو گئی۔ اور طرہ یہ کہ نئی کابینہ کی تشکیل میں بھی ناقابل حل مشکلات پیدا کر کے اور بھی وقت ضائع کیا گیا۔ سیاسی پارٹیاں کہتی ہیں کہ بلوں پر مناسب غور کرنا ان کا اولین فرض ہے۔ جو قوم نے ان پر عائد کیا۔ اور یہ کہ اس موقعہ پر ایوان عام کو توڑنا سراسر ناانصافی کی بات ہے۔

حکومت کیا چاہتی ہے

اب ہیاشی گورنمنٹ کی خواہش ہے کہ کوئی ایسی نئی سیاسی پارٹی معرض وجود میں آجائے۔ جو گورنمنٹ کی ممد بن جائے۔ اور اس سے تعاون کرے مگر ایسی پارٹی قائم کرنے کے لئے گورنمنٹ خود کوئی عملی قدم نہیں اٹھانا چاہتی۔ چھوٹی سیاسی پارٹیوں میں سے بعض گورنمنٹ کے نظریہ سے اتفاق رکھتی ہیں اور ممکن ہے ان عناصر سے ملکر جو بڑی بڑی پارٹیوں میں ہوتے ہوئے ان کے موجودہ حالات سے مطمئن نہیں ایسا اختلاط ہو جائے۔ کہ گورنمنٹ کے حسب منشاء پارٹی پیدا ہو جائے۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ اس امر کا غالباً فیصلہ کئے ہوئے ہے کہ اگر نیا منتخب شدہ ایوان بھی اس کی مرضی کے مطابق نہ ہوا۔ تو دوبارہ اس کو چنداں وقت نہ ہو گی۔ کیونکہ ایسے ممبر کم ہوتے ہیں۔ جو پے در پے الیکشن کے اخراجات برداشت کرنے کی طاقت رکھتے ہوں۔

سے یوکائی اور من سیتو آپس میں بہت اختلاف رکھتی ہیں۔ مگر مشترک خطرہ کے پیش نظر اس کوشش میں ہیں کہ ملکر مقابلہ کریں۔ گو یہ امید نہیں۔ کہ اس میں ان کو کامیابی ہو۔ دراصل ان کی حالت ایک ایسے مفلوج جسم کی طرح ہے۔ جس میں حرکت مفقود ہو۔ جاپانی قوم کو اب آخری فیصلہ کرنا پڑیگا کہ وہ سیاسی پارٹیوں کی رہنمائی کو قبول کرتی ہے۔ یا فوجی حلقوں کی رہنمائی کو۔

نئے انتخابات

نئے انتخابات کے لئے اپریل کی آخری تاریخیں مقرر ہیں۔ اور گورنمنٹ ایسے انتظامات مکمل کر رہی ہے۔ کہ ان کی مدد سے صاف صاف انتخابات عمل میں آئیں۔ لکھو کھا کی تعداد میں پمفلٹ اور پوسٹر شائع کئے جائیں گے۔ اور ریڈیو اور ٹاکی فلم سے بھی اس بارہ میں مدد لی جائے گی۔

ہائی گورنمنٹ کو یہ بھی خاص خیال ہے۔ کہ مہمات الیکشن کے سلسلہ میں ایسی تقریریں نہ ہونے پائیں، جن کے نتیجہ میں فوج کے متعلق قوم کے دل میں بدگمانیاں یا منافرت پیدا ہونے لگے۔

جو بل باقی رہ گئے ہیں۔ انتخابات ختم ہونے پر وہ غیر معمولی اجلاس میں نئے ایوان کے سامنے پیش ہوں گے ✱

164

موتی سرمہ کی دھوم مچ گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کی بزرگ ہستیاں موتی سرمہ کو ہی ترجیح دیتی ہیں!!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان مبارک موتی سرمہ کو ہی پسند فرماتا ہے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپکے موتی سرمہ کو استعمال کر کے بہت مفید پایا۔ گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے دماغ پر بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ رہا۔

حضرت خلیفہ اولؓ کے خاندان ذی الاحترام میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے۔ شاہی حکیم حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اولؓ کے صاحبزدگان تحریر فرماتے ہیں کہ پچھلے دنوں عزیز عبد الباسط کو آشوب چشم اور ککروں کی تکلیف تھی۔ اس سے قبل اور بھی کئی ایک ادویہ استعمال کی گئیں۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپکا موتی سرمہ بہت مفید اور کامیاب رہا حقیقت یہ بہت ہی قابل قدر چیز ہے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ناظر تالیف و تصنیف تحریر فرماتے کہ دختر نیک اختر میری ایک طالبہ کو ککروں کی وجہ سے سخت تکلیف تھی۔ چنانچہ وہ پڑھائی کرنے سے بھی عاجز ہو گئی تھی۔ اس نے آپ کا موتی سرمہ چند روز استعمال کیا جس سے اسکو بہت فائدہ ہوا۔ اب وہ باقاعدہ پڑھتی ہے۔ میں یہ اطلاع آپ کو اس لئے دیتا ہوں تاکہ اور لوگ بھی آپ کے سرمہ کی اس خوبی سے آگاہ ہو کر اس سے فائدہ اٹھائیں۔

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سابق مبلغ بلاد یورپ حال پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا موتی سرمہ میں نے ککروں کیواسطے استعمال کیا اور بہت مفید پایا۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ اور اب ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل درست اور ٹھیک ہو گئی ہے۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بدوں آپکے تقاضے کے محض فائدہ عام کے لئے ان الفاظ کو آپ تک پہنچاتا ہوں کہ میری یہ تحریر شائع کر دیں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہو سکیں۔

جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل منیجر پروفیسر احمدیہ کالج ناظر ضیافت تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے ککروں کی شکایت مدت سے تھی۔ رات کو مطالعہ سے خارش۔ جلن۔ پانی بہنا۔ یہ عوارض زور پکڑ جاتے تھے۔ آپ کے موتی سرمہ نے مجھے بہت فائدہ دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

جناب ملک مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ سال ٹاؤن کمیٹی قادیان تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے لڑکے کی آنکھوں کو بوجہ ککروں کے سخت تکلیف تھی۔ کدر جاتا تو واپس آ جاتا۔ کہ آنکھیں درد کرتی ہیں۔ ایک دوست ڈاکٹر نے اسے عینک تجویز کر دی۔ اس سے بھی فائدہ نہ ہوا۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ بجلی سے ککرے جلانے پڑیں گے۔ اس ارادہ کی تکمیل کا خیال ہی تھا۔ کہ آپ کا اشتہار نظر پڑا۔ خیال ہوا کہ پہلے آپ کا موتی سرمہ استعمال کرا کے دیکھ لوں۔ چنانچہ ایک شیشی آپ سے منگوائی گئی۔ اس کے چند روز کے استعمال سے تمام عوارض جاتے رہے اب وہ بغیر عینک کے باقاعدہ پڑھتا ہے۔ اب بفضل خدا اس کی آنکھیں بالکل تندرست ہیں۔ اور میں اس کے لئے آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔"

جناب خواجہ غلام نبی صاحب چیف ایڈیٹر الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۳۲ء کے الفضل میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ۔"میری والدہ صاحبہ کو بھی آنکھوں میں خارش اور پانی بہنے کی شکایت تھی۔ آپ کا ساختہ موتی سرمہ استعمال کرایا گیا اور چند ہی دنوں میں نمایاں فائدہ محسوس ہوا۔ اس طرح مجھے ذاتی طور پر اس سرمہ کے مفید اور فائدہ رساں ہونے کا علم ہوا۔ اور میں بڑی خوشی سے اس کا اظہار کرتا ہوں۔ تاکہ دوسرے ضرورت مند احباب بھی اس مفید چیز سے فائدہ اٹھائیں۔"

ڈاکٹر صاحبان موتی سرمہ کے ہی گیت گا رہے ہیں

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب سپرنٹنڈنٹ کنٹونمنٹ فیروزپور چھاؤنی سے تحریر فرماتے ہیں کہ" آپکے موتی سرمہ کی خدا کے فضل و کرم سے فیروزپور میں دھوم مچ گئی ہے۔ میری آنکھیں مجھے قریبًا قریبًا جواب ہی دے چکی تھیں۔ خیال تھا۔ کہ موگہ جا کر آنکھوں کا علاج کراؤں۔ اچانک الفضل پڑھتے پڑھتے آپ کے اشتہار پر نظر پڑی منگوایا۔ استعمال کیا۔ سرمہ کیا ہے گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کرشمہ ہے۔ میں تو کیا جس جس نے بھی استعمال کیا اس کے مسیحائی اثر کو دیکھ کر حیرت میں رہ گیا۔ براہ کرم سات تولہ موتی سرمہ سات شیشیوں میں علیحدہ علیحدہ بذریعہ وی پی بھیجدیجئے"

جناب ڈاکٹر بشیری صاحب میڈیکل آفیسر انچارج نمبر (۱) سیکشن ہسپتال عدن سے تحریر فرماتے ہیں کہ" آپ سے جو موتی سرمہ منگوایا تھا۔ وہ ختم ہو چکا ہے۔ ایک تولہ اور بھیج دیجئے۔ یہاں پر اسی کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ بہتر ہو کہ آپ کسی لوکل تاجر سے خط و کتابت کر کے اسے مارکیٹ میں مشہور کر دیں۔ یہ سے انتہا قدر مفید ثابت ہوا ہے۔ کہ میں اپنے مریضوں کو صرف اسی کے استعمال کرنے کی ہدایت کرتا ہوں۔ اور نتائج نہایت خوشکن ہیں"

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی ایم ڈی انڈین ملٹری ہسپتال میمو (برما) سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ" پہلے ایک تولہ سرمہ آپ سے منگوایا۔ بیوی بچوں کو اس سے بہت ہی فائدہ ہوا۔ کئی ایک اور دل کو بھی بہت فائدہ ہوا۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔ اب ایک تولہ اور بذریعہ وی پی بھیجدیں۔"

جناب ڈاکٹر محمد صدیق صاحب ایس اے ایس جنرل ہسپتال اکیاب (برما) سے تحریر فرماتے ہیں کہ" آپ کا موتی سرمہ بعض مریضوں کو منگوا کر دیا نہایت مفید پایا اب مجھے اپنے لئے خود ضرورت ہے ایک تولہ سرمہ بذریعہ وی پی ارسال فرمایئے۔"

جناب ڈاکٹر عبد العزیز صاحب آئی ایم ڈی نمبر ا سیکشن لاہور چھاؤنی سے لکھتے ہیں کہ اکثر مریض ۔۔۔ کہ یہ بہت ہی مفید اور اکسیر چیز ہے۔ دو تولہ اور بذریعہ وی پی بھیجدیں

جناب ڈاکٹر محمد انعام اللہ خان صاحب ریلوے ڈسپنسری دولت پور ضلع کانگڑہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ" عرصہ ایک ماہ کا ہونے آیا ہے۔ خاکسار نے آپ سے ایک تولہ موتی سرمہ بذریعہ وی پی پارسل منگوایا تھا۔ میری نانی صاحبہ کی آنکھوں کو بہت فائدہ ہوا۔ ان کی آنکھوں میں جالا تھا۔ اور جالے کے نیچے پھولا پڑ گیا تھا۔ سرمہ کے استعمال سے جالا تو بالکل دفع ہو گیا۔ اور پھولا بھی نصف کے قریب کٹ چکا ہے۔ نصف باقی رہ گیا ہے۔ اور پہلے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اب نظر آنے لگ گیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے واقعی آپ کا سرمہ آنکھوں کے لئے نعمت الٰہی ہے۔ براہ کرم ایک تولہ اور ارسال فرمائیں۔"

جناب ڈاکٹر ایم ایس صاحب اسسٹنٹ سرجن نہر دلال (برما) سے تحریر فرماتے ہیں کہ جناب سے پچھلے دنوں ۲ تولہ سرمہ منگوایا تھا۔ اور جس دوست کے واسطے منگوایا تھا۔ انہوں نے اسکو استعمال کیا ان کو ناخونہ اور دھند کی شکایت تھی۔ اب آنکی ۳/۴ حصہ بیماری دور ہو گئی ہے۔ اور پہلے سے حالت میں نمایاں فرق ہے۔ براہ مہربانی پتہ ذیل پر ایک تولہ اور موتی سرمہ میرے ایک دوسرے دوست کے نام بذریعہ وی پی جلد بھیج دیں۔

جناب میڈیکل آفیسر صاحب چاربار (ایران) سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں ایک ہندوستانی سیٹھ کی آنکھیں کئی سالوں سے بہت خراب تھیں۔ لیمپ کی روشنی میں بیٹھ کر اگر ایک گھنٹہ بھی کام کرتا تو دوسری صبح آنکھیں اسقدر سوج جاتی تھیں کہ دکھائی نہ دیتا تھا اور مارے درد کے جان جاتی تھی کام کی زیادتی اور دیگر ذمہ واریاں ہندوستان جا کر علاج کرانے کی مانع تھیں۔ بعد ازاں خاکسار نے آپ کا ایجاد کردہ موتی سرمہ استعمال کرایا گیا۔ اب وہ بالکل تندرست ہیں۔ دن رات اپنا کام کرتے ہیں۔ نظر صاف ہو گئی اور سوزش بالکل جاتی رہی آپ کا سرمہ حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔ واقعی آنکھوں کی بیماری کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ براہ کرم دو تولہ موتی سرمہ اور بھیج دیجئے۔"

چیلنج

اگرچہ سب یہی کہتے ہیں کہ ہماری چیز سب سے اچھی ہے مگر

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

موتی سرمہ کے اعلیٰ ہونیکے متعلق قادیان کی بڑی بڑی ہستیوں کے علاوہ سند یافتہ سرکاری ڈاکٹروں کی قیمتی رائیں آپ اس اشتہار میں ملاحظہ فرمایئے اگر اور کسی کے پاس بھی ایسی اعلیٰ چیز ہو تو وہ بھی اپنے سرمہ کے متعلق اس پایہ کی شہادتیں پیش کرے لہذا آپ اس سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ

قادیان میں بہترین سرمہ

موتی سرمہ ہی ہے

اور آپ کو اپنی پیاری آنکھوں کے لئے یہی مقبول عام سرمہ ہی خریدنا چاہیے

ضروری اطلاع دوستوں کو یہ بات بخوبی نوٹ کر لینی چاہیے کہ قادیان میں بہترین سرمہ موتی سرمہ ہی ہے۔ جسکے اپنے بیگانے بھی گیت گا رہے ہیں **قیمت** ایک تولہ کی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف تولہ کی ایک روپیہ چار آنے

ملنے کا پتہ منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنوں ۲۹ اپریل - ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ پٹھانوں کے بھٹانی قبیلہ نے جو جنوبی وزیرستان میں حکومت کے خلاف برد آزما تھا۔ حکومت کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ چنانچہ اس نے ۱۸ اشخاص بطور یرغمال دے دیئے ہیں۔ جنہیں بنوں میں محبوس کر دیا گیا ہے۔ وادی خیسورہ میں میرالی سے گیارہ میل کے فاصلہ پر جالیر کیمپ کے نزدیک قبائلی لشکر نے برطانوی دستوں پر حملہ کر دیا۔ لیکن قبائل کو سخت ہزیمت اٹھانا پڑی۔

کلکتہ ۲۹ اپریل - کلکتہ ہائیکورٹ کی عدالت میں ایک ممبر اسمبلی نے درخواست دی تھی۔ کہ بنگال اسمبلی کے موجودہ سپیکر کے انتخاب کو ناجائز قرار دیا جائے۔ لیکن عدالت نے اسے مسترد کر دیا ہے۔

کلکتہ ۲۹ اپریل - مزدوروں کی موجودہ ہڑتال کے پیش نظر کلکتہ پولیس نے "دوم مئی" کو سند ایس تمام جلوسوں اور جلسوں پر پابندیاں عاید کر دی ہیں۔

کراچی ۲۹ اپریل - سندھ اسمبلی میں وزیروں کی تنخواہوں کے بل کے بعد جب سپیکر کی تنخواہ کا بل پیش ہوا۔ کہ اسے ایک ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے۔ تو ہاؤس کے لیڈر نے اعلان کیا کہ سپیکر نے اپنی رضا و رغبت مجوزہ رقم میں دو سو روپیہ کی تخفیف منظور کر لی ہے۔ جب تحریک پیش ہوئی کہ سپیکر کو ۸ سو روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے۔ تو ہاؤس نے اتفاق رائے سے اسے منظور کر لیا۔

الہ آباد ۲۹ اپریل - معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں کو کانگرس میں شامل کرنے کی تجویز پر بحث و تمحیص کے نتیجہ میں گاندھی جی اور پنڈت جواہر لال نہرو کے درمیان شدید اختلاف پیدا ہو گیا۔ پنڈت جی چاہتے تھے۔ کہ پروگرام پر فوراً عمل کیا جائے۔ لیکن گاندھی جی نے احتیاط کی حکمت عملی اور بتدریج قدم اٹھانے کا مشورہ دیا۔ اسی طرح بعض اور باتوں میں بھی اختلاف رونما ہو گیا ہے۔ لیکن امید کی جاتی ہے کہ اجلاس کے التواء سے پہلے اختلافات دور کر دیئے جائیں گے۔

شملہ ۲۹ اپریل - ایک کمیونک شائع ہوا ہے۔ کہ کل برطانوی فوج کے دستے جنوب مغربی سمت کو گئے اور شام کو واپس آ گئے۔ قبائلی لشکر نے معمولی سی مزاحمت کی۔ فقیر ایپی ارسل کوٹ کے علاقہ میں ہے۔ ۲۷ اور ۲۸ اپریل کی درمیانی شب ٹیلیگراف کے تار کاٹ دیئے گئے۔

نئی دہلی ۲۹ اپریل - ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ چیف کمشنر دہلی نے ایک فلم بعنوان "مسیح کی زندگی" کی صوبہ دہلی میں نمائش ممنوع قرار دی ہے یہ فلم امریکہ کی ایک فلم کمپنی نے تیار کی ہے۔

کیپ ٹاؤن ۲۹ اپریل - ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ یونیورسٹی کلب کے ممبروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے سر سید رضا علی ایجنٹ حکومت ہند مقیم جنوبی افریقہ نے کہا میرے خیال میں کانگرس اور حکومت ہند کے درمیان اس وقت جو آئینی تعطل رونما ہو گیا ہے۔ اس کے رفع کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ کہ وائسرائے ہند اور گاندھی جی کی ملاقات کا انتظام کیا جائے۔

الہ آباد ۲۹ اپریل - آج کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس صبح ۸ بجے منعقد ہوا۔ جس میں کلکتہ کے ہڑتالیوں سے ہمدردی کا ایک ریزولیوشن منظور کیا گیا۔ حبشہ میں قتل عام کی مذمت اور زنجبار کے ہندوستانیوں سے ہمدردی کے ریزولیوشن بھی پاس کئے گئے۔

الہ آباد ۲۹ اپریل - کل پرشوتم داس پارک میں پنڈت جواہر لال نہرو کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کے متعدد ارکان نے تقریریں کیں۔ ان تقریروں میں گورنروں سے ان کے اختیارات خصوصی کے عدم استعمال اور مسلمانوں کو کانگرس میں شامل کرنے کے مسائل پر روشنی ڈالی گئی۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے ان لوگوں کے رویہ کی مذمت کی جو یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو سیاسیات میں ایک علیحدہ جماعت بنانی چاہیئے۔ آخر میں انہوں نے مسلمانوں سے کانگرس میں شامل ہونے کی اپیل کی۔

کلکتہ ۲۹ اپریل - مسٹر شونا تھ بینرجی ایم ایل اے اور چار اور لیبر لیڈروں کو زیر دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ دوبارہ تک سہرام پور سب ڈویژن میں داخل نہ ہوں۔

مدراس ۲۹ اپریل - ریاست پدوکوٹہ میں ایکٹروں کی ایک مجلس نے اعلان کیا تھا کہ وہ "محمد نبی" کے نام سے ایک ڈرامہ منعقد کریں گے مگر دربار پدوکوٹہ نے انہیں ممانعت کر دی۔ جب ایکٹروں کی اس مجلس نے اس ارادے کا اعلان کیا تھا۔ تو ریاست کے مسلمانوں میں اس ناراضگی کی ایک شدید لہر دوڑ گئی۔ جس سے متاثر ہو کر ڈرامہ کی ممانعت کر دی گئی۔

نئی دہلی ۲۹ اپریل - الور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مسٹر حشمت حسین منصف کو جس نے ۱۹ اپریل کو ہندوؤں پر گولی چلانے کا حکم دیا تھا۔ معطل کر دیا گیا ہے۔ ان کی جگہ مسٹر جیہ سنجی لال کو مقرر کیا گیا ہے۔

جالندھر ۲۹ اپریل - آنریبل راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام وزیر کی حیثیت میں پہلی مرتبہ یہاں آئے۔ اچھوتوں کا ایک وفد ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور منجملہ دیگر مطالبات کے یہ مطالبہ بھی پیش کیا۔ کہ پنجاب میں ایکٹ انتقال اراضی کو منسوخ کر دیا جائے۔ آنریبل وزیر نے ان کے دوسرے مطالبات کا موزون جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ آپ اس ایکٹ کی تنسیخ کے لئے جد و جہد نہ کریں۔ کیونکہ جہاں تک میرا علم ہے یہ منسوخ نہیں کیا جائے گا۔

الہ آباد ۲۹ اپریل - یوپی کی وزارت نے فیصلہ کیا تھا کہ سرکاری دفاتر گرمیوں میں نینی تال نہیں جائیں گے لیکن گورنر نے ان کے اس فیصلہ کو مسترد کرتے ہوئے وہاں جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ اعلیٰ افسر پہاڑ پر چلے جائیں گے۔ صرف ادنیٰ سٹاف ہی میدانوں میں رہ جائے گا۔

امرتسر ۲۹ اپریل - گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے۔ کھانڈ دیسی ۶ روپے ۸ آنے سے ۸ روپے ۸ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۲ آنے اور چاندی دیسی ۵۳ روپے ۶ آنے ہے۔

لنڈن ۲۹ اپریل - "ٹائمز" لنڈن کا نامہ نگار متعینہ استنبول لکھتا ہے کہ سفیر روم مقیم ترکی واپس بلا لیا گیا ہے اس کی واپسی ان اختلافات کی وجہ سے عمل آئی ہے۔ جو روس کو ترکی اور اٹلی کی مصالحت اور افغانستان ایران عراق اور ترکی کے باہمی معاہدہ کے نتیجہ میں ترکی سے پیدا ہو گئے ہیں

کراچی ۲۹ اپریل - سندھ اسمبلی کی کانگرس پارٹی کی طرف سے تحریک پیش کی گئی تھی۔ کہ وزیروں کو فی وزیر ۸ سو روپیہ ماہوار تنخواہ ملنی چاہیئے۔ لیکن رائے شماری پر یہ تحریک گر گئی۔ بالآخر یہ تجویز منظور ہوئی۔ کہ وزیروں کی تنخواہ فی کس ۱۵ سو روپیہ ماہوار ہو۔ آج گورنر سندھ نے سندھ اسمبلی کے اجلاس میں تقریر کی۔ کانگرسی ارکان تقریر کے دوران میں غیر حاضر رہے۔

پٹنہ ۲۹ اپریل - آج مسٹر محمد یونس وزیر اعظم نے دورے پر جانا تھا۔ ریلوے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موتی سرمہ کی دھوم مچ گئی

قادیان کی بزرگ ہستیاں موتی سرمہ کو ہی ترجیح دیتی ہیں!!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان مبارک موتی سرمہ کو ہی پسند فرماتا ہے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپکے موتی سرمہ کو استعمال کر کے بہت مفید پایا۔ گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے دماغ پر بوجھ پڑنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ رہا۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے خاندان ذی الاحترام میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے۔ شاہی حکیم حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے صاحبزدگان تحریر فرماتے ہیں کہ پچھلے دنوں عزیز عبدالسلام کو آشوب چشم اور ککروں کی تکلیف تھی۔ اس سے قبل اور بھی کئی ایک ادویہ استعمال کی گئیں۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپکا موتی سرمہ بہت مفید اور کامیاب رہا حقیقت یہ بہت ہی قابل قدر چیز ہے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے ناظر تالیف و تصنیف تحریر فرماتے ہیں کہ مدرسۃ الخواتین کی ایک طالبہ کو ککروں کی وجہ سے سخت تکلیف تھی۔ چنانچہ وہ پڑھائی کرنے سے بھی عاجز ہو گئی تھی۔ اس نے آپ کا موتی سرمہ چند روز استعمال کیا جس سے اسکو بہت فائدہ ہوا۔ اب وہ باقاعدہ پڑھتی ہے۔ میں یہ اطلاع آپ کو اس لئے دیتا ہوں تاکہ اور لوگ بھی آپ کے سرمہ کی اس خوبی سے آگاہ ہو کر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سابق مبلغ بلاد یورپ حال پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا موتی سرمہ میں نے ککروں کیواسطے استعمال کیا اور بہت مفید پایا۔"

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ اور اب ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل درست اور ٹھیک ہو گئی ہے۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بدوں آپکے تقاضے کے محض فائدہ عام کے لئے ان الفاظ کو آپ تک پہنچاتا ہوں کہ میری یہ تحریر شائع کر دیں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہو سکیں۔

جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل منیجر پروفیسر احمدیہ کالج ناظر ضیافت تحریر فرماتے ہیں کہ "مجھے ککروں کی شکایت مدت سے تھی۔ ... خارش۔ جلن۔ پانی بہنا۔ یہ عوارض زور پکڑ جاتے تھے۔ آپ کے سرمہ نے مجھے بہت فائدہ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جزائے خیر دے۔

جناب ملک مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ سال ٹاؤن کمیٹی قادیان تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے لڑکے کی آنکھوں کو بوجہ ککروں کے سخت تکلیف تھی۔ ... جاتا تو واپس آ جاتا۔ کہ آنکھیں درد کرتی ہیں۔ ایک دوست ڈاکٹر نے عینک تجویز کر دی۔ اس سے بھی فائدہ نہ ہوا۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ بجلی سے ککرے ... اس ارادہ کی تکمیل کا خیال ہی تھا۔ کہ آپ کا اشتہار نظر پڑا۔ خیال ہوا کہ پہلے آپ کا موتی سرمہ استعمال کرا کے دیکھ لوں۔ چنانچہ ایک شیشی آپ سے منگوائی گئی۔ اس کے چند روز کے استعمال سے تمام عوارض جاتے رہے۔ اب وہ بغیر عینک کے باقاعدہ پڑھتا ہے۔ اب بفضل خدا اس کی آنکھیں بالکل درست ہیں۔ اور میں اس کے لئے آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔"

جناب خواجہ غلام نبی صاحب چیف ایڈیٹر الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۳۷ء کے الفضل میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میری والدہ صاحبہ کو کچھ عرصہ سے آنکھوں میں پانی بہنے کی شکایت تھی۔ آپ کا ساختہ موتی سرمہ استعمال کرایا گیا اور چند ہی دنوں میں نمایاں فائدہ محسوس ہوا۔ مجھے ذاتی طور پر اس سرمہ کے مفید اور فائدہ رساں ہونے کا علم ہوا۔ اور میں بڑی خوشی سے اس کا اظہار کرتا ہوں۔ تاکہ دوسرے ضرورت مند احباب بھی اس مفید چیز سے فائدہ اٹھائیں۔"

ڈاکٹر صاحبان موتی سرمہ کے ہی گیت گا رہے ہیں

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب سپرنٹنڈنٹ کنٹونمنٹ فیروزپور چھاؤنی سے تحریر فرماتے ہیں کہ "آپکے موتی سرمہ کی خدا کے فضل و کرم سے فیروزپور میں دھوم مچ گئی ہے۔ میری آنکھیں مجھے قریباً قریباً جواب ہی دے چکی تھیں۔ خیال تھا۔ کہ موگہ جا کر آنکھوں کا علاج کراؤں۔ اچانک الفضل پڑھتے پڑھتے آپ کے اشتہار پر نظر پڑی منگوایا۔ استعمال کیا۔ سرمہ کیا ہے گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کرشمہ ہے۔ میں تو کیا جس جس نے بھی استعمال کیا اس کے مسیحائی اثر کو دیکھ کر حیرت میں رہ گیا۔ براہ کرم سات تولہ موتی سرمہ سات شیشیوں میں علیحدہ علیحدہ بذریعہ وی پی بھیجدیجئے

جناب ڈاکٹر بشیری صاحب میڈیکل آفیسر انچارج نمبر (۱) سکیشن ہسپتال عدن سے تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ سے جو موتی سرمہ منگوایا تھا۔ وہ ختم ہو چکا ہے۔ ایک تولہ اور بھیج دیجئے۔ یہاں پر اسی کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ بہتر ہو کہ آپ کسی لوکل تاجر سے خط و کتابت کر کے اسے مارکیٹ میں مشہور کریں۔ ... سے انتہائی مفید ثابت ہوا ہے۔ کہ میں اپنے مریضوں کو صرف اسی کے استعمال کرنے کی ہدایت کرتا ہوں۔ ...

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی ایم ڈی انڈین ملٹری ہسپتال میمو (برما) سے تحریر فرماتے ہیں کہ "پہلے ایک تولہ سرمہ آپ سے منگوایا۔ بیوی بچوں کو اس سے بہت ہی فائدہ ہوا۔ کئی ایک اور دل کو بھی بہت فائدہ ہوا۔ جزاک اللہ احسن الجزاء اب ایک تولہ اور بذریعہ وی پی بھیجدیں۔"

جناب ڈاکٹر محمد صدیق صاحب ایس اے ایس جنرل ہسپتال اکیاب (برما) سے تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ کا موتی سرمہ بعض مریضوں کو منگوا کر دیا نہایت مفید پایا اب مجھے اپنے لئے خود ضرورت ہے ایک تولہ سرمہ بذریعہ وی پی ارسال فرمایئے۔

جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب آئی ایم ڈی نمبر ا سکشن لاہور چھاؤنی سے لکھتے ہیں۔ کہ اکثر مریضوں ... ثابت ہوا ہے۔ دو تولہ اور بذریعہ وی پی بھیجدیں

جناب ڈاکٹر محمد انعام اللہ خاں صاحب بلوے ڈسپنسری دولت پور ضلع کانگڑہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "عرصہ ایک ماہ کا ہونے آیا ہے۔ خاکسار نے آپ سے ایک تولہ موتی سرمہ بذریعہ وی پی پارسل منگوایا تھا۔ میری نانی صاحبہ کی آنکھوں کو بہت فائدہ ہوا۔ ان کی آنکھوں میں جالا تھا۔ اور جالے کے نیچے پھولا پڑ گیا تھا۔ سرمہ کے استعمال سے جالا تو بالکل دفع ہو گیا۔ اور پھولا بھی نصف کے قریب کٹ چکا ہے۔ نصف باقی رہ گیا ہے۔ اور پہلے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اب نظر آنے لگ گیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے۔ واقعی آپ کا سرمہ آنکھوں کے لئے نعمت الٰہی ہے۔ براہ کرم ایک تولہ اور ارسال فرمائیں۔

جناب ڈاکٹر ایم ایس صاحب اسسٹنٹ سرجن نمبر ۱۰ دلا برما سے تحریر فرماتے ہیں کہ جناب سے پچھلے دنوں ۲ تولہ سرمہ منگوایا تھا۔ اور جس دوست کے واسطے منگوایا تھا۔ انہوں نے اسکو استعمال کیا ان کو ناخونہ اور دھند کی شکایت تھی۔ اب انکی نصف حصہ بیماری دور ہو گئی ہے۔ اور پہلے سے حالت میں نمایاں فرق ہے براہ مہربانی پتہ ذیل پر ایک تولہ اور موتی سرمہ میرے ایک دوسرے دوست کے نام بذریعہ وی پی جلد بھیج دیں۔

جناب میڈیکل آفیسر صاحب چار بار (ایران) سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں ایک ہندوستانی سیٹھ کی آنکھیں کئی سالوں سے بہت خراب تھیں۔ لیمپ کی روشنی میں بیٹھ کر اگر ایک گھنٹہ بھی کام کرتا تو دوسری صبح آنکھیں اسقدر سوج جاتی تھیں کہ دکھائی نہ دیتا تھا اور مارے درد کے جان جاتی تھی کام کی زیادتی اور دیگر ذمہ واریاں ہندوستان جا کر علاج کرانے کی مانع تھیں۔ بعد ازاں ملاحظہ آپ کا ایجاد کردہ موتی سرمہ استعمال کرایا گیا۔ اب وہ بالکل تندرست ہیں۔ دن رات اپنا کام کرتے ہیں۔ نظر صاف ہو گئی اور سوزش بالکل جاتی رہی آپ کا سرمہ حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔ واقعی آنکھوں کی بیماری کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ براہ کرام دو تولہ موتی سرمہ اور بھیج دیجئے۔"

چیلنج

اگرچہ سب یہی کہتے ہیں کہ ہماری چیز سب سے اچھی ہے مگر

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

موتی سرمہ کے اعلیٰ ہونیکے متعلق قادیان کی بڑی بڑی ہستیوں کے علاوہ سند یافتہ سرکاری ڈاکٹروں کی قیمتی رائیں آپ اس اشتہار میں ملاحظہ فرمایئے اگر اور کسی کے پاس بھی ایسی اعلیٰ چیز ہو تو وہ بھی اپنے سرمہ کے متعلق اس پایہ کی شہادتیں پیش کرے لہذا آپ اس سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ

قادیان میں بہترین سرمہ

موتی سرمہ ہی ہے

اور آپ کو اپنی پیاری آنکھوں کے لئے یہی مقبول عام سرمہ ہی خریدنا چاہیئے

ضروری اطلاع دوستوں کو یہ بات بخوبی نوٹ کر لینی چاہیئے کہ قادیان میں بہترین سرمہ موتی سرمہ ہی ہے۔ جسکے اپنے بیگانے یکساں گیت گا رہے ہیں قیمت ایک تولہ کی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف تولہ کی ایک روپیہ چار آنے

ملنے کا پتہ منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنوں ۲۹ اپریل - ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ پٹھانوں کے بھٹانی قبیلہ نے جو جنوبی وزیرستان میں حکومت کے خلاف برو آزما تھا۔ حکومت کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ چنانچہ اس نے ۱۸ اشخاص بطور یرغمال دے دیئے ہیں۔ جنہیں بنوں میں محبوس کر دیا گیا ہے۔ وادی خیسورہ میں میرالی سے گیارہ میل کے فاصلہ پر جالیر کیمپ کے نزدیک قبائلی لشکر نے برطانوی دستوں پر حملہ کر دیا۔ لیکن قبائل کو سخت ہزیمت اٹھانا پڑی۔

کلکتہ ۲۹ اپریل - کلکتہ ہائیکورٹ کی عدالت میں ایک ممبر اسمبلی نے درخواست دی تھی۔ کہ بنگال اسمبلی کے موجودہ سپیکر کے انتخاب کو ناجائز قرار دیا جائے۔ لیکن عدالت نے اسے مسترد کر دیا ہے۔

کلکتہ ۲۹ اپریل - مزدوروں کی موجودہ ہڑتال کے پیش نظر کلکتہ پولیس نے "یوم مئی" کے سلسلہ میں تمام جلوسوں اور جلسوں پر پابندیاں عاید کر دی ہیں۔

کراچی ۲۹ اپریل - سندھ اسمبلی میں وزیروں کی تنخواہوں کے بل کے بعد جب سپیکر کی تنخواہ کا بل پیش ہوا۔ کہ اسے ایک ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ ادا کی جائے۔ تو ہاؤس کے لیڈر نے اعلان کیا کہ سپیکر نے اپنی رضا و رغبت مجوزہ رقم میں دو سو روپیہ کی تخفیف منظور کر لی ہے۔ جب تحریک پیش ہوئی کہ سپیکر کو ۸ سو روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے۔ تو ہاؤس نے اتفاق رائے سے اسے منظور کر لیا۔

الہ آباد ۲۹ اپریل - معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں کو کانگرس میں شامل کرنے کی تجویز پر بحث و تمحیص کے نتیجہ میں گاندھی جی اور پنڈت جواہر لال نہرو کے درمیان شدید اختلاف پیدا ہو گیا۔ پنڈت جی چاہتے تھے۔ کہ پروگرام پر فوراً عمل کیا جائے۔ لیکن گاندھی جی نے احتیاط کی حکمت عملی اور بتدریج قدم اٹھانے کا مشورہ دیا۔ اسی طرح بعض اور باتوں میں بھی اختلاف رونما ہو گیا ہے۔ لیکن امید کی جاتی ہے کہ اجلاس کے التواء سے پہلے اختلافات دور کر دیئے جائیں گے۔

شملہ ۲۹ اپریل - ایک کمیونک شائع ہوا ہے۔ کہ کل برطانوی فوج کے دستے جنوب مغربی سمت کو گئے اور شام کو واپس آ گئے۔ قبائلی لشکر نے معمولی سی مزاحمت کی۔ فقیر ایپی ارسل کوٹ کے علاقہ میں ہے۔ ۲۷ اور ۲۸ اپریل کی درمیانی شب ٹیلیگراف کے تار کاٹ دیئے گئے۔

نئی دہلی ۲۹ اپریل - ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ چیف کمشنر دہلی نے ایک فلم بعنوان "مسیح کی زندگی" کی صوبہ دہلی میں نمائش ممنوع قرار دی ہے یہ فلم امریکہ کی ایک فلم کمپنی نے تیار کی ہے۔

کیپ ٹاؤن ۲۹ اپریل - ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ یونیورسٹی کلب کے ممبروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے سر سید رضا علی ایجنٹ حکومت ہند مقیم جنوبی افریقہ نے کہا میرے خیال میں کانگرس اور حکومت ہند کے درمیان اس وقت جو آئینی تعطل رونما ہو گیا ہے۔ اس کے رفع کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ کہ وائسرائے ہند اور گاندھی جی کی ملاقات کا انتظام کیا جائے۔

الہ آباد ۲۹ اپریل - آج کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس صبح ۸ بجے منعقد ہوا۔ جس میں کلکتہ کے ہڑتالیوں سے ہمدردی کا ایک ریزولیوشن منظور کیا گیا۔ حبشہ میں قتل عام کی مذمت اور زنجبار کے ہندوستانیوں سے ہمدردی کے ریزولیوشن بھی پاس کئے گئے۔

الہ آباد ۲۹ اپریل - کل پرشوتم داس پارک میں پنڈت جواہر لال نہرو کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کے متعدد ارکان نے تقریریں کیں۔ ان تقریروں میں گورنروں سے ان کے اختیارات خصوصی کے عدم استعمال اور مسلمانوں کو کانگرس میں شامل کرنے کے مسائل پر روشنی ڈالی گئی۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے ان لوگوں کے رویہ کی مذمت کی جو یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو سیاسیات میں ایک علیحدہ جماعت بنانی چاہیئے۔ آخر میں انہوں نے مسلمانوں سے کانگرس میں شامل ہونے کی اپیل کی۔

کلکتہ ۲۹ اپریل - مسٹر شوناتھ بینرجی ایم ایل۔ اے اور چار اور لیبر لیڈروں کو زیر دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ دو ماہ تک سہرام پور سب ڈویژن میں داخل نہ ہوں۔

ملیر کوٹلہ اس ۲۹ اپریل - ریاست پدوکوٹہ میں ایکٹروں کی ایک مجلس نے اعلان کیا تھا کہ وہ "محمد نبی" کے نام سے ایک ڈرامہ منعقد کریں گے مگر دربار پدوکوٹہ نے انہیں ممانعت کر دی۔ جب ایکٹروں کی اس مجلس نے اس ارادے کا اعلان کیا تھا۔ تو ریاست کے مسلمانوں میں اس ناراضگی کی ایک شدید لہر دوڑ گئی۔ جس سے متاثر ہو کر ڈرامہ کی ممانعت کر دی گئی۔

نئی دہلی ۲۹ اپریل - لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مسٹر حشمت حسین منصف کو جس نے ۱۹ اپریل کو ہندوؤں پر گولی چلانے کا حکم دیا تھا۔ معطل کر دیا گیا ہے۔ ان کی جگہ مسٹر چرنجی لال کو مقرر کیا گیا ہے۔

جالندھر ۲۹ اپریل - آنریبل راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام وزیر کی حیثیت میں پہلی مرتبہ یہاں آئے۔ اچھوتوں کا ایک وفد ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور منجملہ دیگر مطالبات کے یہ مطالبہ بھی پیش کیا۔ کہ پنجاب میں ایکٹ انتقال اراضی کو منسوخ کر دیا جائے۔ آنریبل وزیر نے ان کے دوسرے مطالبات کا موزون جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ آپ اس ایکٹ کی تنسیخ کے لئے جد و جہد نہ کریں۔ کیونکہ جہاں تک میرا علم ہے یہ منسوخ نہیں کیا جائے گا۔

الہ آباد ۲۹ اپریل - یوپی کی وزارت نے فیصلہ کیا تھا کہ سرکاری دفاتر گرمیوں میں نینی تال نہیں جائیں گے لیکن گورنر نے ان کے اس فیصلہ کو مسترد کرتے ہوئے وہاں جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ اعلیٰ افسر پہاڑ پر چلے جائیں گے۔ صرف ادنیٰ سٹاف ہی میدانوں میں رہ جائے گا۔

امرتسر ۲۹ اپریل - گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے۔ کھانڈ دیسی ۶ روپے ۸ آنے سے ۸ روپے ۸ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۲ آنے اور چاندی دیسی ۵۳ روپے ۶ آنے ہے۔

لنڈن ۲۹ اپریل - "دی ٹائمز" لنڈن کا نامہ نگار متعینہ استنبول لکھتا ہے کہ سفیر روم مقیم ترکی واپس بلا لیا گیا ہے اس کی واپسی ان اختلافات کی وجہ سے عمل آئی ہے۔ جو روس کو ترکی اور اٹلی کی مصالحت اور افغانستان ایران عراق اور ترکی کے باہمی معاہدہ کے نتیجہ میں ترکی سے پیدا ہو گئے ہیں۔

کراچی ۲۹ اپریل - سندھ اسمبلی کی کانگرس پارٹی کی طرف سے تحریک پیش کی گئی تھی۔ کہ وزیروں کو فی وزیر ۸ سو روپیہ ماہوار تنخواہ ملنی چاہیئے۔ لیکن رائے شماری پر یہ تحریک گر گئی۔ بالآخر یہ تجویز منظور ہوئی۔ کہ وزیروں کی تنخواہ فی کس ۱۵ سو روپیہ ماہوار ہو۔ آج گورنر سندھ نے سندھ اسمبلی کے اجلاس میں تقریر کی۔ کانگرسی ارکان تقریر کے دوران میں غیر حاضر رہے۔

پٹنہ ۲۹ اپریل - آج مسٹر محمد یونس وزیر اعظم نے دورے پر جانا تھا۔ ریلوے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ صفر ۱۳۵۶ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ اور کانگرس

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کا تازہ بیان

اس وقت کانگرس نے مسلم عوام کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے جو جدوجہد شروع کی ہے۔ اس کے جواز میں کانگرس کی پوزیشن کو واضح کرتے ہوئے صدرِ کانگرس پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے حال میں ایک اور بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں وہ اقلیتوں کے مذہبی وتمدنی حقوق کی حفاظت کے ضمن میں لکھتے ہیں۔

"کانگرس چونکہ سیاسی انجمن ہے اس لئے اسے مذہب اور مذہبی معاملات سے کوئی واسطہ نہیں۔ لیکن چونکہ مذہب اور تمدن بعض افراد کے نزدیک بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ یہ جاننے کے بجا طور پر حقدار ہیں۔ کہ ان کے متعلق کانگرس کا نقطۂ نگاہ کیا ہے۔ اس لئے کانگرس نے کراچی میں نہایت صاف اور واضح الفاظ میں اعلان کر دیا تھا۔ کہ تمام ہندوستانیوں کے اساسی حقوق میں یہ مسلمہ امر ہوگا۔ کہ انہیں مذہب اور مذہبی معاملات میں کامل آزادی حاصل ہوگی۔ اور ان کے تمدن، زبان اور رسم الخط کی حفاظت کی جائے گی۔ تمام شہری خواہ وہ کسی مذہب، فرقہ یا جماعت سے تعلق رکھتے ہوں۔ قانون کی نظروں میں یکساں اور مساوی ہوں گے۔ اور حق رائے دہی بالغوں کے حق رائے دہی کے اصول پر مبنی ہوگا۔"

اس میں کسے شبہ ہے۔ کہ کانگرس ایک سیاسی جماعت ہے۔ لیکن کانگرس کے یہ سمجھ لینے سے کہ وہ سیاسی انجمن ہے۔ ملک کے مذہبی اور فرقہ وار مسائل حل نہیں ہو جاتے۔ وہ مسائل موجود ہیں اور موجود رہیں گے۔ کیا کانگرس ان کے وجود سے انکار کر سکتی ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو انہیں نظر انداز کر دینا کہاں کا تدبر اور کہاں کی دانشمندی ہے پھر جب پنڈت جی کو اعتراف ہے کہ "مذہب اور تمدن بعض افراد کے نزدیک بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں" تو یہ کیونکر درست سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ کانگرس کو فرقہ وار معاملات سے کوئی واسطہ ہی نہیں۔

پنڈت جی نے اقلیتوں کے مذہبی تمدنی۔ اور لسانی حقوق کی حفاظت کے متعلق کراچی کی جس قرارداد کا ذکر کیا ہے۔ وہ بالکل ایک مبہم حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی دنیائے تخیل میں کچھ حیثیت ہو۔ تو ہو۔ لیکن دنیائے حقائق میں اسے کوئی وقعت نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ محض یہ کہہ دینے سے کہ آزاد ہندوستان میں تمام لوگوں کو مذہب اور مذہبی معاملات میں کامل آزادی حاصل ہوگی۔ ان کے تمدن۔ زبان اور رسم الخط کی حفاظت کی جائے گی۔ اور تمام شہری قانون کی نظروں میں یکساں حیثیت رکھیں گے۔ اقلیتوں کے ان تمام حقوق کے تحفظ کا انتظام نہیں ہو جاتا۔ جن کے متعلق وہ کانگرس سے اس میں شامل ہونے سے پیشتر اطمینان حاصل کرنا چاہتی ہیں اور نہ اس سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ کامل آزادی کی صورت میں کانگرس برسر اقتدار آکر تمام اقلیتوں سے منصفانہ سلوک کرے گی۔ اقلیتیں اس قسم کے زبانی دعووں سے کیونکر مطمئن ہو سکتی ہیں جبکہ کانگرس کے گزشتہ امیال و عواطف ان کے سامنے ہیں۔ کون نہیں جانتا۔ کہ فرقہ وار فیصلہ کے متعلق کانگرس کی روش اقلیتوں کے خلاف رہی ہے۔ اور اب بھی اس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ کیا اقلیتوں کو مطمئن کرنے کے لئے کانگرس کے لئے ضروری نہ تھا۔ کہ وہ فرقہ وار مسائل کے متعلق کسی نئے سمجھوتے تک اس فیصلہ کو قبول کر لیتی۔ جو وزیر اعظم برطانیہ نے صادر کیا۔

پنڈت جی آگے چل کر لکھتے ہیں:-

"کسی قوم یا فرقہ کی طاقت کا انحصار اس کی اکثریت پر نہیں۔ اور نہ مجالس وضع قوانین میں چند مخصوص نشستیں مل جانے سے اسے طاقت حاصل ہوتی ہے......... ہندوستان کی فرقہ وار انجمنیں سیاسی میدان میں نہایت مایوس کن طور پر ناکام رہیں۔ ان میں اختلافات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور ان پر رجعت پسندوں کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ ان میں اندرونی طاقت مفقود ہوتی ہے۔ اسی لئے وہ مراعات کی طلبگار رہتی ہیں۔ یہ مراعات کیا ہیں۔ چند سرکاری ملازمتیں۔ کونسلوں میں چند نشستیں۔ مگر کیا ان سے ملک کے لاکھوں فاقہ کشوں اور بیکاروں کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے"

افسوس پنڈت جی نے یہاں بھی حقائق کو حقائق سمجھ کر ان پر غور و فکر کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ جمہوریتوں میں کسی قوم یا فرقہ کی طاقت کا انحصار ان نشستوں پر ہی ہوتا ہے۔ جو انہیں مجالس وضع آئین میں حاصل ہوتی ہیں۔ اگر ایسا نہیں۔ تو پھر انتخابات کے ان تمام جھمیلوں کا کیا مقصد ہے۔ اور کیوں تمام جماعتیں نشستوں کی تعیین اور پھر ان کے حصول کے لئے اس قدر سرگردان و پریشان رہتی ہیں۔ اگر مجالس وضع قوانین کی نشستیں کچھ بھی چیز نہیں۔ تو پھر کیوں ہندوؤں نے فرقہ وار فیصلہ کی تنسیخ کے لئے آسمان اور زمین کو سر پر اٹھائے رکھا۔ اور کانگرس نے نہ صرف انہیں روکا نہیں۔ بلکہ خود ان کی ہم نوا بن گئی۔ اگر ہندو قوم انہی نشستوں کے سوال پر دوسری اقلیتوں سے بنیوں کی طرح لڑتی جھگڑتی رہی ہے۔ تو دوسری قوموں کی وہ کوشش جس کے ذریعہ وہ اپنے جائز حقوق کی حفاظت کا انتظام کرنا چاہتی ہیں کیونکر قابلِ اعتراض اور لائق نفرت بن گئی۔ اقلیتیں مراعات کی طلبگار نہیں۔ وہ اپنے حقوق مانگتی ہیں۔ اور اپنی انفرادی حیثیت کے تحفظ کا اطمینان چاہتی ہیں۔ غلامی اور محکومی سے وہ بھی اسی طرح بیزار ہیں۔ جس طرح کوئی بڑے سے بڑا نیشنلسٹ۔ ہندوستان کی فلاح وترقی کے لئے ان کے دلوں میں بھی وہی تڑپ موجود ہے۔ جو کسی بڑے سے بڑے کانگرسی کے دل میں ہو سکتی ہے۔ ملک کے لاکھوں فاقہ کشوں اور بے کاروں کے لئے ان کے دل بھی اسی طرح ہمدردی کے جذبات سے معمور ہیں جس طرح پنڈت جی کا دل۔ لیکن اس ہمدردی سے یہ کیونکر لازم آتا ہے۔ کہ اقلیتیں بالفاظ پنڈت جی "فرقہ وار انجمنیں" سرکاری ملازمتوں اور کونسلوں کی نشستوں سے دستبردار ہو جائیں۔ یا ان کے حصول کے لئے جدوجہد کرنے سے باز رہیں۔ کیا اُس آزاد ہندوستان میں جو کانگرس کا نصب العین ہے۔ کوئی ملازمتیں یا نشستیں نہ ہوں گی؟ یا کیا اس وقت غریبوں اور فاقہ کشوں کے لئے آسمان سے مال و زر کی بارش ہونے لگے گی جس کے نتیجہ میں وہ آنِ واحد میں غربت اور فلاکت سے نجات حاصل کر لیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظاہر ہے کہ ملازمتیں اور کونسلوں کی ممبریاں اس وقت بھی ہوں گی۔ اور بھوکوں اور بے روزگاروں کے لئے قوت لا یموت مہیا کرنے کے اس وقت بھی وہی ذرائع ہوں گے جو اس وقت کونسلوں کے ذریعے اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن کیا عہدوں اور مجالس وضع قوانین کی نشستوں میں فرقہ وار حقوق کا مسئلہ اس وقت مفقود ہوگا۔ اور کیا اس وقت کوئی اقلیت ملازمتوں اور نشستوں میں مناسب نمائندگی نہ ملنے پر اپنی حق رسی کے لئے جدوجہد نہ کرے گی۔ اگر ان تمام سوالوں کا جواب نفی میں ہے۔ اور یقیناً نفی میں ہے۔ تو کیا بہترین صورت یہ نہیں کہ اسی وقت سے اقلیتوں کو ان کے حقوق کے تحفظ کا کامل اطمینان دلا دیا جائے۔ اور فرقہ وار ملازمتوں اور نشستوں کا جھگڑا ابھی سے چکا دیا جائے۔ کیونکہ اقلیتوں کو کانگرس کی صفوں میں شامل کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ اور یہی وہ وسیلہ ہے جسے اختیار کر کے کانگرس سیاسی لحاظ سے تمام ملک کی نمائندہ جماعت بن سکتی ہے۔ لہٰذا کانگرس کے ارباب حل و عقد کو چاہیئے۔ کہ وہ مسلم عوام کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے جدوجہد کرنے سے پہلے ان کے ذمہ وار سیاسی لیڈروں سے فرقہ وار حقوق کا تصفیہ کر لیں۔ اور ان کی خواہش کے مطابق ان کے حقوق کی حفاظت کا اطمینان دلا دیں۔ اگر وہ یہ طریق اختیار کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ تو یقیناً وہ اقلیتوں کا اعتماد حاصل نہیں کر سکیں گے اور نہ انہیں اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہو سکیں گے۔

پنڈت جی نے کہا ہے کہ آل پارٹیز کانفرنسیں سیاسی مسائل کو حل کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ لیکن افسوس کہ ان کی ناکامی کے حقیقی اسباب پر غور کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اگر وہ ان کے اسباب پر غور فرماتے تو انہیں معلوم ہوتا۔ کہ ہندوؤں کی تنگ نظری اور ہمہ گیر اقتدار کی خواہش

مغائرت ملکی کی انتہا

موجودہ زمانہ میں نسلی منافرت اور ملکی مغائرت نے بعض ممالک میں جو شدت اختیار کر رکھی ہے۔ اس کا نہایت مکروہ نمونہ ہمیں جنوبی افریقہ میں ملتا ہے۔ جہاں ہندوستانی مرد اور عورتیں تو ناروا امتیازی سلوک کا شکار رہیں ہی لیکن اب بیچارے ہندوستانی پرندوں کے سینوں کو بھی ملکی مغائرت کے انہی تیروں سے چھیدنے کی تدبیریں کی جا رہی ہیں۔ جس کا تجربہ اس وقت تک ہندوستانی باشندوں پر کیا جاتا رہا ہے۔

ڈربن میوزیم میں مجلس حفظ طیور کے ایک اجلاس میں ارکان نے اس بات پر زور دیا۔ کہ چونکہ ہندوستانی "مینا" جنوبی افریقہ کی چڑیا کو نقصان پہونچا رہی ہے۔ اس لئے اس کی تعداد کو کم کیا جائے۔ اجلاس میں اس موضوع پر بڑی گرما گرم بحث ہوئی۔ بہتوں نے چڑیا کی حمایت میں تند و تیز تقریریں کیں۔ لیکن "مینا" کے بھی بعض حامی نکل آئے۔ آخر کئی گھنٹے کی بحث و تمحیص کے بعد معاملہ کو پراونشل کونسل کے فیصلہ کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ اب خدا جانے کونسل غریب "مینا" کے متعلق کیا فیصلہ صادر کرتی ہے۔ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ جنوبی افریقہ میں پرندوں کے درمیان کیوں امتیازی سلوک روا رکھنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ہاں مینا کے خلاف مجلس حفظ طیور کے ارکان کی مہم کی ایک وجہ ضرور سمجھ میں آ سکتی ہے اور وہ یہ کہ مینا ہندوستانی ہے اور چڑیا افریقی

پنجاب کے محکمہ تعلیم میں مسلمانوں کی حق تلفی

یہ امر موجب حیرت ہے کہ پنجاب کے شعبہ تعلیم کی اعلےٰ ملازمتوں میں مسلمانوں کا عنصر بہت ہی کم ہے۔ چنانچہ پنجاب کے آئی۔ ای۔ ایس اور پی۔ ای۔ ایس اصحاب کی فرقہ وار تعداد حسب ذیل نقشہ سے ظاہر ہے

	کل	غیر مسلم	مسلم
آئی۔ ای۔ ایس	۸	۷	۱
پی۔ ای۔ ایس	۱۹	۱۲	۷

ظاہر ہے کہ ۲۷ افسروں میں سے ۱۹ غیر مسلم اور صرف ۸ مسلمان ہیں۔ گویا مسلمانوں کا تناسب ۳۰ فیصدی سے بھی کم ہے۔ حالانکہ انہیں کم سے کم پچاس فی صدی ملازمتیں ملنی چاہئیں۔ شعبہ تعلیم کی ان اعلےٰ ملازمتوں میں مسلمانوں کا یہ عنصر نہایت افسوسناک ہے۔ تاہم ہمیں توقع ہے کہ آنریبل وزیر تعلیم مسلمانوں کی اس صریح حق تلفی کو دور کر کے انہیں ملازمتوں میں مناسب حصہ دلانے کی سعی فرمائیں گے۔

مروجہ نصاب تعلیم پر نظر ثانی کی ضرورت

پنجاب ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس میں جو ٹاؤن ہال لاہور میں منعقد ہوا۔ وزیر تعلیم پنجاب آنریبل میاں عبدالحی صاحب نے اپنی تقریر میں موجودہ نصاب تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا :-

"آپ حضرات میرے ساتھ اس بارے میں متفق ہوں گے۔ کہ سکولوں میں مروجہ نصاب تعلیم پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ سرکاری طور پر مقرر کردہ کتابوں کو رٹ لینے کی نسبت یہ زیادہ بہتر ہے۔ کہ طلباء گرد و پیش کے حالات اور واقعات کا مشاہدہ کرنا سیکھیں میں توقع کرتا ہوں۔ کہ طلباء کو سادہ زندگی اور بلند خیالی کی تربیت دی جائے گی۔ اس کے لئے عالیشان عمارتوں اور آراستہ پیراستہ کمروں کی ضرورت نہیں۔ یہ کام قدرتی حالات میں اور اگر ضرورت پڑے تو چھپروں کے نیچے اور پھوس کی جھونپڑیوں میں بھی انجام پا سکتا ہے۔ طلبہ کی ذہنی ترقی اور اخلاقی رفعت کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ امداد باہمی کے اصول کی عملی تعلیم دی جائے۔ حفظان صحت اور صفائی کا سبق دیا جائے۔ زراعت اور شہریت کے علم سے آشنا کیا جائے۔"

(انقلاب ۲۸ اپریل)

آنریبل وزیر تعلیم کے یہ ارشادات کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ موجودہ نصاب تعلیم طلباء کے لئے سخت نقصان رساں ہے۔ کیونکہ وہ نہ صرف ان کے نقطہ نگاہ کو وسیع نہیں کرتا بلکہ ان کی دماغی اور ذہنی صلاحیتوں کو بھی مفلوج بنا رہا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں ان کی اخلاقی تربیت کا بھی کوئی سامان موجود نہیں۔ بایں ہمہ اس وقت تک اس کی اصلاح کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ آنریبل وزیر تعلیم کے متذکرۃ الصدر ارشادات کی روشنی میں توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ موجودہ نصاب تعلیم میں اصلاح کی کوشش کی جائے گی۔

ثالثی فیصلہ کی تجویز

لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کے اس اعلان کے جواب میں کہ آئین نو کی رو سے گورنروں کو یہ اختیار حاصل نہیں۔ کہ وہ وزراء کو اس امر کا یقین دلا سکیں۔ کہ وہ ان کی آئینی سرگرمیوں میں مداخلت نہیں کریں گے گاندھی جی نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ تین ججوں پر مشتمل ایک عدالت ثالثی مقرر کی جائے۔ جو اس بات کا فیصلہ کرے۔ کہ گورنروں کو آئین کی رو سے اس قسم کا اطمینان دلانے کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ لیکن حکومت نے مسٹر گاندھی جی کی اس تجویز کو درخور اعتنا نہیں سمجھا۔ کانگرس کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس الہ آباد میں جو ریزولیوشن منظور کیا ہے اس میں بھی انہوں نے اس امر کی وضاحت کی ہے۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس منعقدہ دہلی کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ حکومت برطانیہ مطلوبہ اطمینان کے لئے ایکٹ میں ترمیم کرے مجلس عاملہ کو بعض مشہور و معروف قانون دانوں نے بتایا ہے۔ کہ ایسا اطمینان ایکٹ کی حدود میں ہی دلایا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے کانگرس نے دوبارہ اس بات کو پیش کیا ہے۔ کہ مطـ